روزنامہ الفضل قادیان ــــــ ۶ ماہ شعبان ۱۳۶۰ ہجری

جہاد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منسوخ نہیں کیا

وہ لوگ جو بیٹھے بٹھائے اور بغیر کچھ کیے کرائے تیس مار خان بننا چاہتے ہیں لیکن دراصل نہایت ہی نکمے اور دون ہمت ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ جہاد کی تعلیم کو جو قرآن کریم نے پیش کی تھی۔ اور جسے مسلمانوں کے لئے فرض قرار دیا تھا۔ اسے منسوخ کر دیا ہے۔ اور اس طرح شریعت اسلامی میں تنسیخ کا ارتکاب کیا ہے۔ حالانکہ سر سے یہی بات غلط ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جہاد کو جسے اسلام نے پیش کیا ہے۔ منسوخ قرار دے دیا ہے۔ جہاد تو اتنا اہم اسلامی حکم ہے کہ اسلام کی بقا اور ترقی اسی پر منحصر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو احکام اسلام اور قرآن کریم میں سے ایک شعشہ کے منسوخ ہونے کے بھی قائل نہیں تھے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا۔ اور نہ کم ہوسکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہوسکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم۔ یا تنسیخ۔ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغییر کرسکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۷)

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرآن کریم کے ایک شعشہ تک کے منسوخ ہونے کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔ اور جب آپ کا یہ عقیدہ ہے تو جہاد ایسے اہم اور ضروری حکم کو آپ کس طرح منسوخ قرار دے سکتے تھے لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ باوجود بارہا اس بات کو واضح کر دینے کے اب بھی جب کبھی جہاد اور جماعت احمدیہ کا ذکر آئے۔ تو اس سراسر غلط۔ اور نادرست اعتراض کو دہرا دیا جاتا ہے۔ چنانچہ روزنامہ "احسان" (۲۷/۲۸ اگست) نے ایران پر روس اور برطانیہ کی چڑھائی کا ذکر کرتے ہوئے عام مسلمانوں کو مخاطب کر کے لکھا ہے:۔

"پنجاب میں قادیان سے یہ آواز بلند ہوئی تھی۔ کہ جہاد منسوخ ہے۔ اس پر تو ہمارے مسلمان بھائی بہت چمکے۔ لیکن جب ہم نے آزاد اسلامی ممالک کی خدمت میں گزارش کی۔ کہ وقت اب خاموش رہنے کا نہیں مسلمان خطرہ میں ہیں۔ انہیں تلوار اٹھانی چاہیے تو یہی لوگ قادیانیوں سے بھی دو ہاتھ آگے بڑھ کر کہنے لگے۔ کہ آزاد مسلمانوں کے لئے لڑائی مفید نہیں اکیلے اکیلے پٹ جانا بہتر ہے ان کی غیر جانبداری چونکہ اتحادیوں کی زبان سے سراہی گئی تھی۔ اس لئے اس غیر جانبداری پر تنقید یا تبصرہ بھی حرام اور جرم قرار دے دیا گیا۔ لیکن خطرہ ٹل نہ سکا۔ اور آخر ایک آزاد اسلامی ملک اس غیر جانبداری کی بدولت ہی میدان جنگ بن گیا۔"

ان سطور میں "احسان" نے عام مسلمانوں کے متعلق جو کچھ کہا ہے۔ اسے نظر انداز کرتے ہوئے ہم "احسان" کے اس ادعا کی تردید کرنا چاہتے ہیں کہ "قادیان سے یہ آواز بلند ہوئی تھی۔ کہ جہاد منسوخ ہے"۔ یہ آواز کسی وقت بھی قادیان سے بلند نہیں ہوئی بلکہ قادیان سے جو آواز بلند ہوئی وہ یہ ہے کہ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جن اعمال پر نہایت درجہ اپنی محبت ظاہر فرمائی ہے۔ وہ دو ہیں۔ ایک نماز اور ایک جہاد۔ نماز کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ یعنی میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ اور جہاد کی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ میں آرزو رکھتا ہوں۔ کہ خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں۔ اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں۔ اور پھر قتل کیا جاؤں:۔

سو اس زمانہ میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے۔ اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلاء کلمہ اسلام میں کوشش کریں مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دین متین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلا دیں۔ آنحضرتؐ کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے۔" رسالہ [illegible]

یہ وہ آواز ہے جس کی تصدیق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے ہوتی ہے۔ لکھا ہے۔ ایک غزوہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لائے۔ تو آپ نے فرمایا۔ رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر" (رد المختار علی الدر المختار جلد ۳۔ صفحہ ۲۳۵) یعنی ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر اشاعت قرآن اور تبلیغ اسلام کی طرف واپس آتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان میں مبعوث ہو کر جہاد کو منسوخ نہیں فرمایا۔ بلکہ مسلمانوں کو ایک طرف تو یہ بتایا۔ کہ یہ زمانہ تلوار کے جہاد کا نہیں۔ کیونکہ اس کے لئے جو ضروری شرائط ہیں۔ وہ پائی نہیں جاتیں۔ اور دوسری طرف یہ فرمایا۔ کہ تلوار کے جہاد کی نسبت اعلیٰ جہاد تبلیغ اسلام ہے۔ اس میں حصہ لو۔ اور جنت میں اپنے گھر بنا لو۔ لیکن مسلمان چونکہ محض باتیں بنانا جانتے ہیں۔ کرنا کچھ نہیں جانتے۔ اور نہ کم ہمتی کی وجہ سے کچھ کرسکتے ہیں۔ اس لئے روز بروز قعر مذلت میں گرتے جاتے ہیں:۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ظہور ۱۳۲۰ہش ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیروعافیت ہے الحمدللہ

آج بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت مولوی محبوب عالم صاحب خالد منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے دعا کی قبولیت کے گُر پر۔ مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر نے عمر بڑھانے کے طریق پر اور قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کے مطالعہ کی اہمیت پر تقریر کی ؛

افسوس چودہری محمد اسحاق صاحب لاہور میں اور قریشی محمد سمیع اللہ صاحب ابن صوبیدار محمد عبداللہ صاحب مرحوم دہلی میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ آج مرحومین کی لاشیں یہاں لائی گئیں۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دونوں کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں ؛ محمد سمیع اللہ صاحب ۲۵ سالہ مخلص نوجوان تھے۔ فورتھ ایر میں تعلیم پاتے تھے۔ کہ سل کے نامراد مرض میں مبتلا ہو گئے۔ اور کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد فوت ہو گئے۔

آج دوپہر کو مختار احمد صاحب ہاشمی محلہ دارالشکر کے ولیمہ کی دعوت ہوئی۔ جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا گیا۔

فاضل قصاب کے مقدمہ کے متعلق

انتقال مقدمہ کی درخواست ہائیکورٹ نے مسترد کر دی

قادیان ۲۸ اگست۔ بذریعہ تار جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور سے اطلاع دی ہے۔ کہ ہائی کورٹ میں فاضل قصاب کے چچا شادی نے جو یہ درخواست دی تھی۔ کہ اس مقدمہ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کی عدالت سے کسی دوسرے مجسٹریٹ کے پاس منتقل کیا جائے۔ آج جسٹس عبدالرشید صاحب کی عدالت میں اس کی سماعت ہوئی۔ اور فاضل جج نے اسے مسترد کر دیا۔ گویا اب پھر اس مقدمہ کی سماعت بعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور ہو گی۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے ۲۰ جون کے خطبہ کی تعمیل میں تحریک جدید سال ہفتم کا چندہ یکم ستمبر چھ بجے شام تک مرکز میں داخل کر دینا چاہیئے۔ کیا آپ اپنے امام کے اس ارشاد کی تعمیل کر چکے ہیں؟

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تقرر کا اعلان

(۱) جماعت احمدیہ کراچی کے لئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر سراج الحق صاحب کا تقرر بطور قاضی فرمایا ہے۔ (۲) جماعت احمدیہ امرتسر کے لئے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے نے مکرمی ڈاکٹر محمد منیر صاحب کا ۴۲-۱۹۴۱ء تک تقرر بطور امیر جماعت منظور فرمایا ہے ؛

ناظر اعلیٰ قادیان

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رُوحانیت کی سلامتی کے لئے کثرت استغفار سے کام لینا چاہیئے

"اکثر نادان عیسائی مغفرت کی سچی حقیقت نہ دریافت کرنے کی وجہ سے یہ خیال کر لیتے ہیں کہ جو شخص مغفرت مانگے وہ فاسق اور گنہگار ہوتا ہے۔ مگر مغفرت کے لفظ پر خوب غور کرنے کے بعد صاف طور پر سمجھ آجاتا ہے۔ کہ فاسق اور بدکار وہی ہے جو خدا تعالےٰ سے مغفرت نہیں مانگتا۔ کیونکہ جب ہر ایک سچی پاکیزگی اسی کی طرف سے ملتی ہے اور وہی نفسانی جذبات کے طوفانوں سے محفوظ اور معصوم رکھتا ہے تو پھر خدا تعالےٰ کے راستباز بندوں کا ہر ایک طرفۃ العین میں یہی کام ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس حافظ اور عاصم حقیقی سے مغفرت مانگا کریں۔ اگر ہم جسمانی عالم میں مغفرت کا کوئی نمونہ تلاش کریں۔ تو ہمیں اس سے بڑھ کر اور کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ کہ مغفرت اس مضبوط اور ناقابل بند کی طرح ہے۔ جو ایک طوفان اور سیلاب کے روکنے کے لئے بنایا جاتا ہے۔ پس چونکہ تمام زور تمام طاقتیں خدا تعالےٰ کے لئے مسلم ہیں۔ اور انسان جیسا کہ جسم کے رو سے کمزور ہے۔ روح کے رو سے بھی ناتوان ہے۔ اور اپنے شجرہ پیدائش کے لئے ہر ایک وقت اس لازوال ہستی سے آب پاشی چاہتا ہے۔ کہ جس کے فیض کے بغیر یہ جی نہیں سکتا۔ اس لئے استغفار مذکورہ معانی کے رو سے اس کے لازم حال پڑا ہے۔ اور جیسا کہ چاروں طرف درخت اپنی ٹہنیاں چھوڑتا ہے۔ گویا اردگرد کے چشمہ کی طرف اپنے ہاتھوں کو پھیلاتا ہے۔ کہ اے چشمہ میری مدد کر اور میری سرسبزی میں کمی نہ ہونے دے اور میرے پھلوں کا وقت ضائع ہونے سے بچا۔ یہی حال راستبازوں کا ہے۔ روحانی سرسبزی کے محفوظ اور سلامت رہنے کے لئے یا اس سرسبزی کی ترقیات کی غرض سے حقیقی زندگی کے چشمہ سے سلامتی کا پانی مانگنا یہی وہ امر ہے جس کو قرآن کریم دوسرے لفظوں میں استغفار کے نام سے موسوم کرتا ہے۔" (نورالقرآن حصہ اول صفحہ ۲۰)

مستقل چندوں کی فرضیت

اور

کوتاہی کرنے والوں کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالٰے کا انتباہ

تحریک جدید کے چندہ کی تحریک کے ابتدا میں اور جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کے موقعہ پر بھی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے بوضاحت فرما دیا تھا۔ کہ تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے (فریضہ چندہ کے) بقائے ادا کر دیں گے۔ اور مستقل چندہ بھی پوری شرح سے دیں گے۔ پھر اسی تقریر میں فرمایا۔ "کہ تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہونچاتے رہیں گے۔"

حضور ایدہ اللہ کے منشاء کے ماتحت امید ہے کوئی دوست لازمی چندوں میں یعنی چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے تحریک جدید کے چندہ میں حصہ نہیں لیتے ہوں گے۔ تاہم اگر کوئی دوست ایسے ہوں جو باوجود لازمی چندوں کے بقایادار ہونے کے یا شرح مقررہ سے کم یا بے قاعدہ ادا کر کے تحریک جدید میں چندہ دے رہے ہیں۔ تو جماعت ہائے مقامی کے سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے کہ ان کے متعلق نظارت بیت المال میں اطلاع دیں۔ تا حضور کی خدمت میں رپورٹ کی جا سکے ؛ (ناظر بیت المال قادیان)

بدھ مت کی تعلیم

ایک گزشتہ پرچہ میں مہاتما بُدھ کی تعلیم اور فلسفہ جو اب ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے مختصراً پیش کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اس کا منتہائے نظر "نروان" ہے۔ نروان کی تشریح بھی مختصر طور پر کر دی تھی۔ اب سوال یہ ہے کہ "نروان" تک پہونچنے کی کیا صورت بتائی گئی ہے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جو بُدھ مت کو عملی صورت میں دُنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ "نروان" تک پہونچنے کے لئے آپ نے طریق ہشت گانہ تجویز کیا ہے۔ (Vinaya Texts Part I. P.P. 94-97)

یہ طریق مختصر الفاظ میں حسب ذیل آٹھ مختلف اجزاء کا مجموعہ ہے۔ یعنی صحیح عقائد پر قائم رہنا۔ اور چار دل بنیادی صداقتوں پر ایمان رکھنا۔

(۲) صحیح ارادہ اختیار کرنا۔ یعنی دُنیاوی لذتوں کو کلیۃً ترک کر دینے کا عزم صمیم اور دوسروں کو تکلیف پہونچانے اور ذی رُوح ہستیوں کو ایذا دینے سے کامل پرہیز۔

(۳) صحیح گفتار۔ یعنی بدزبانی۔ کذب بیانی۔ غیبت وغیرہ سے کامل علیحدگی۔

(۴) بدکاری۔ بدچلنی۔ قتل۔ اور بددیانتی وغیرہ سے بچنا۔

(۵) جائز طریقہ سے روزی کمانا۔ اور حرام وسائل رزق سے پرہیز۔

(۶) مذہب کے احکام کے مطابق عمل کرنا۔

(۷) اپنے گزشتہ اعمال کو یاد رکھنا۔

(۸) راحت اور مسرت سے بے پروا ہوکر نروان کی طرف دھیان لگائے رہنا۔ (Vinaya Texts Part I. P. 211.)

یہ ایک خاکہ ہے۔ جو بودھ مذہب نے اپنی مقررہ منزل مقصود تک پہونچنے کے لئے اپنے متبعین کے سامنے بطور شاہراہ رکھا ہے۔ اور پھر اس پر عمل کرنے کے لئے دس اخلاقی احکام دیئے گئے ہیں۔ جن میں سے پانچ تو بہت ضروری نہیں۔ گویا فرائض کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور باقی اتنے ضروری نہیں۔ گویا وہ نوافل کے طور پر ہیں۔

اول الذکر پانچ احکام یہ ہیں۔ (۱) کسی کی جان نہ لو۔ (۲) چوری نہ کرو۔ (۳) زنا نہ کرو۔ (۴) جھوٹ نہ بولو۔ (۵) نشہ آور چیزوں کا استعمال نہ کرو۔

باقی پانچ احکام یہ ہیں (۱) مقررہ وقت پر کھانا کھاؤ۔ اس سے آگے پیچھے نہیں۔ (۲) کھیل۔ تماشہ اور گانے بجانے کے نزدیک نہ جاؤ (۳) پھول عطریات اور خوشبوؤں سے بچو۔ (۴) عمدہ۔ صاف۔ ستھرے اور نرم بستر سونے کے لئے استعمال نہ کرو۔ (۵) سونا چاندی قطعاً اپنے پاس نہ رکھو۔

یہ آٹھوں طریق اور دس احکام گویا بودھ مذہب کے سارے اخلاقی نظام کی بنیاد ہیں۔ مہاتما بودھ نے اپنے متبعین کے لئے جو نظام معیشت تجویز کیا ہے۔ اس میں ساری ہدایات میں نفس کشی اور دُنیوی لذات سے اپنے آپ کو محروم رکھنے کی سپرٹ نمایاں ہے۔ اور اس طرح گویا بدھ مت دُنیا میں ایک ایسی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جس پر عمل کرنے کے ساتھ ہی دُنیا کی تمام گہما گہمی ختم ہو جائے۔ اور اس کی ساری دلچسپیوں۔ رنگینیوں اور رونقوں کا خاتمہ ہو جائے۔ دُنیا محض راہبوں اور درویشوں کی دُنیا بن کر رہ جائے۔ اور انسان کائناتِ عالم میں جو ترقی کرتا ہے اور اپنی دماغی کاوشوں۔ اور ذہنی استعدادوں کو کام میں لاکر قدرت کے پیدا کردہ خزانوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اس کا سلسلہ بند ہو جائے۔ آپ کی تعلیم کا بنیادی اصول یہ ہے۔ کہ انسان ان تمام جذبات۔ امنگوں اور آرزوؤں کو مٹاکر اس طرح دُنیا میں رہے۔ جیسے وہ گورستان میں نظر بند ہے۔ انسان کی خودی کو مٹانے کے لئے آپ نے سخت ریاضتیں تجویز کی ہیں۔ کیونکہ وہ اس زندگی کو عملاً ایک دُکھ مصیبت اور تکلیف کی زندگی بناتا۔ اور انسانی غرور کو خاک میں ملانا چاہتا ہے۔ مثلاً ایک حکم یہ ہے۔ کہ اپنے سر۔ مونچھ اور داڑھی کے بال نوچے جائیں۔ عرصہ دراز تک کھڑے رہنا۔ کانٹوں۔ بلکہ کیلوں کے بستر پر لیٹنا۔ اول تو سونا نہیں۔ اور اگر سویا جائے۔ تو ایک ہی پہلو پر سونا بدن پر خاک ملے رہنا۔ اور اسی قسم کی دوسری ریاضتیں جو انسان کو تکلیف میں مبتلا کرکے اس کی رُوح کو مضمحل اور احساس کو باطل کرتے ڈالے ہیں۔ اس کی تعلیم میں خاص اہمیت رکھتی ہیں اسی قسم کی دوسری ریاضتوں کی تفصیل "مکالمات بودھ" Dialogues of Budha P.226-232) میں درج ہے۔

اس کے علاوہ بدھ دھرم میں عورت اور مرد کے فطری تعلقات سے پرہیز کی بھی سخت تاکید ہے۔ اس میں جائز و ناجائز کا کوئی سوال نہیں۔ یہ فعل اپنی ذات میں بہت بُرا قرار دیا گیا ہے۔ حتےٰ کہ ونائی پٹک میں ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ ایک بھکشو نے مذہبی زندگی اختیار کرنے کے بعد جب اپنی منکوحہ بیوی سے فطری تعلق قائم رکھنا چاہا۔ تو مہاتما بُدھ نے اسے سختی کے ساتھ روکا۔ (حصہ اول صفحہ ۲۳۴)

چوری بھی بُدھ دھرم میں بہت بڑا عیب ہے۔ حتیٰ کہ ایک تنکے کی چوری بھی۔ اپنی طرف کسی فوق العادت کیفیت کو منسوب کرنے سے پرہیز کا حکم بھی بہت تاکیدی ہے۔ (Vinaya Texts Part I P.P. 235-236)

یہ بھی ضروری ہے۔ کہ مذہبی زندگی اختیار کرنے کے بعد انسان نئے اور عمدہ کپڑے نہ پہنے۔ بلکہ کوڑے کرکٹ پر پڑے ہوئے۔ اور گلے سڑے گندے چیتھڑے زیب تن کرے۔ یا مُردوں کے کفن سے تیار کردہ کفنی پہنے۔

بودھ مت کی روایات میں ایک واقعہ مشہور ہے۔ کہ جب اُرویلا کے سردار کی لڑکی مر گئی۔ اور ایک قریب کے قبرستان میں اسے دفن کر دیا گیا۔ تو ایک روز مہاتما بُدھ اس کی قبر پر گئے۔ اسے کھدوا۔ اور اس کا کفن اتار لیا۔ پھر ایک قریبی تالاب میں اسے دھویا۔ اور پھر اپنے ہاتھ سے اس کا کُرتہ سی کر پہنا۔ (Buddha and his religion P. 50.)

پھر یہ بھی حکم ہے۔ کہ اپنی روزی کمانے کے لئے کوئی پیشہ اختیار نہ کیا جائے۔ بلکہ لکڑی کا چنبل لے کر گھر سے نکل جائے اور دربدر بھیک مانگ کر بسر اوقات کرے۔

مہاتما بُدھ کا اپنا یہ طریق تھا۔ کہ روزانہ دربدر جاکر بھیک مانگتے۔ اور اسی لئے آپ نے اپنے آپ کو مہا بھکشو یعنی سب سے بڑا بھکاری کہا ہے (Buddha and his religion P. 101.)

اپنی رہائش کے لئے مکان بنانے سے بھی منع کیا ہے۔ اور حکم دیا ہے۔ کہ درختوں کے سایہ میں زندگی بسر کی جائے۔ بیمار ہو۔ تو کوئی دوا دارو نہ کیا جائے۔ بلکہ پیشاب کی تحلیل اس کے لئے کافی وسیلۂ علاج ہے۔ (Vinaya Texts Part I. P.113-114)

نہانا بھی پسندیدہ نہیں۔ زیادہ سے زیادہ پندرہ دن کے بعد غسل کیا جاسکتا ہے۔ بدن کو صاف ستھرا بھی نہ رکھنا چاہیئے۔ (Part II. P. 44)

اپنے پاس روپیہ پیسہ رکھنا لین دین۔ یا تجارت کرنا۔ یا کوئی ایسا کام جس میں چاندی سونے کا استعمال ہوتا ہو۔ سب ممنوع ہیں۔ Part I P. 26. 27.

فضیلت اسلام

طلاق کے متعلق اسلام کی پُرحکمت تعلیم اور دیگر مذاہب

اسلام نے جو بھی تعلیم انسانی زندگی کے متعلق دی ہے۔ وہ ہر لحاظ سے عین انسانی فطرت کے مطابق اور بہت سی حکمتوں پر مبنی ہے۔ پھر اسلام نے جو بھی احکام دیئے ہیں۔ ان میں کسی مرد و عورت کی حق تلفی نہیں کی گئی۔ بلکہ انسانیت کے لحاظ سے دونوں حقوق برابر قرار دیئے گئے ہیں۔ لیکن اسلام کے علاوہ جس مذہب نے بھی انسانی زندگی کے تمام شعبوں کے متعلق احکام بیان کئے ہیں۔ وہ یا تو افراط کی طرف چلا گیا ہے یا تفریط کی طرف۔ اسی افراط و تفریط کی وجہ سے کئی طبقوں کے لوگوں کی حق تلفی ہوتی ہے۔ یہ صرف اسلامی احکام ہی ہیں۔ جو کہ افراط و تفریط کے عیب سے مبّرا ہیں۞

اس وقت اگر مثال کے طور پر صرف مسئلہ طلاق لیا جائے۔ تو واضح طور پر اسلامی احکام کی برتری دیگر مذاہب کے احکام پر ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً عیسائیوں کو طلاق کے متعلق یہ حکم ہے۔ کہ

"یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑے۔ اسے طلاق نامہ لکھ دے۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے۔ وہ اس سے زنا کراتا ہے۔ اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔"

(متی باب ۵ آیت ۳۱-۳۲)

یعنی عیسائیت کے رو سے ہرگز جائز نہیں کہ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے مگر صرف اسی صورت میں کہ اس کی عورت زنا کی مرتکب ہو۔ اگر کوئی شخص ایسی حالت میں عورت کو طلاق دیتا ہے۔ کہ وہ عورت زنا کی مرتکب نہیں ہوئی۔ تو گویا وہ اس عورت سے زنا کراتا ہے۔ لیکن کون نہیں جانتا۔ کہ زنا کے علاوہ بھی کئی ایسی مجبوریاں پیش آسکتی ہیں۔ کہ مرد و عورت اکٹھے رہ کر ایک دوسرے کے لئے آرام کی بجائے مصیبت کا موجب بن جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کے اخلاق اور عادات ایک سے نہیں ہوتے۔ ایک دوسرے سے محبت اور الفت کے تعلقات نہیں رکھ سکتے۔ ایک دوسرے کو اچھا نہیں سمجھتے وغیرہ وغیرہ۔ انہی حالات سے مجبور ہو کر عیسائیوں کو مسئلہ طلاق میں خود قانون بنا کر یہ ترمیم کرنی پڑی۔ کہ زنا کے ارتکاب کے علاوہ دوسری وجوہ کی بناء پر بھی طلاق دی اور لی جاسکتی ہے۞

ہندوؤں میں طلاق کا جواز ہی نہیں، یعنی کسی ہندو کو یہ حق نہیں۔ کہ وہ اپنی بیوی کو کسی صورت میں بھی طلاق دے سکے۔ خواہ اس کے لئے وہ کتنی ہی تکلیف دہ ہو۔ اسی طرح کسی عورت کا یہ حق نہیں۔ کہ وہ خاوند سے حالات کے ناقابل برداشت ہونے کی صورت میں بھی طلاق کا مطالبہ کرسکے۔ آریوں میں مرد و عورت، کو اس بات کی اجازت ہے۔ کہ اگر ان میں ان بن رہے تو عورت دوسرے مرد سے تعلقات زن و شو پیدا کرے۔ لیکن طلاق کے مطالبہ کی اجازت نہیں دی گئی۔

اسی طرح دیگر اقوام میں طلاق کے متعلق عجیب و غریب رواج ہیں چنانچہ اخبار "رہنمائے ترقی" سیالکوٹ ۱۹ جولائی ۱۹۲۱ء میں جو دلچسپ معلومات شائع کئے گئے وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ لکھا ہے۔

(۱) "چین میں عورت کے باتونی ہونے پر طلاق ہو جاتی ہے۔ (۲) سیام میں ایک شخص محض ایک بیوی کو طلاق دے سکتا ہے۔ مگر دوسری بیویوں کو فروخت کرسکتا ہے۔ (۳) ہند چینی میں اگر ایک شخص کا ہاتھی بھاگ جائے۔ تو اس کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ ہاتھی کے مالک کی بیوی کی عصمت مشکوک ہے اس پر بے چاری کو طلاق دے دی جاتی ہے (۴) مراکش میں جس عورت کے بچہ پیدا نہ ہو اسے طلاق دے دی جاتی ہے۔"

ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ مندرجہ بالا طلاق دینے کی وجوہ نہایت ہی نامعقول ہیں۔ اور ان میں عورت کے حقوق کی کوئی پروا نہیں کی گئی۔ نیز یہ تمام طریق صحیح فطرتِ انسانی کے قطعاً خلاف ہیں۔

اب ان کے مقابل پر اسلامی احکام جو طلاق کے متعلق ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ سب سے پہلے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ خاوند اور بیوی کی تفریق کے دو پہلو ہیں۔ ایک تو یہ کہ علیحدگی خاوند کی طرف سے ہو۔ یعنی خاوند بیوی کو چھوڑنا چاہتا ہو۔ دوسرے یہ کہ علیحدگی کا مطالبہ بیوی کی جانب سے ہو۔ اول الذکر کا نام اسلامی اصطلاح میں طلاق ہے۔ اور ثانی الذکر کو خلع کہا جاتا ہے۔ اسلام نے یہ جائز قرار دیا ہے۔ کہ اگر حالات ایسے ہو جائیں۔ کہ خاوند اور بیوی کا آرام و آسائش سے رہنا محال ہو جائے۔ اور یہ حالات ان کو ان کے شرعی احکام کی پیروی میں روک ڈالنے والے ہوں۔ تو خاوند کا حق ہے کہ بیوی کو طلاق دے دے۔ اس صورت میں اسے اس کے زیورات اور مہر اگر ابھی تک ادا نہیں کیا دینا ہوگا۔ اسی طرح اگر عورت دیکھے کہ حالات ایسے ہو گئے ہیں۔ کہ وہ گزارہ نہیں کرسکتی۔ تو اس کو حق حاصل ہے کہ خلع کا مطالبہ کرے۔ لیکن طلاق دینے کی صورت میں بھی انہیں یک لخت ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ایک مقررہ عرصہ تک غور و فکر کرنا چاہیئے اور حالات کو درست کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر اصلاح کی صورت پیدا ہو جائے۔ تو پھر میاں بیوی کی حیثیت سے رہنا چاہیئے۔ چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے فان طلقها فلا جناح عليهما ان يتراجعا ان ظنا ان يقيما حدود الله (پ ۲ رکوع ۱۳) یعنی اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔ اور اس صورت میں وہ دونوں یہ خیال کریں۔ کہ اب ہم احکام الٰہی پر کاربند رہ سکتے ہیں۔ تو ان پر کوئی حرج نہیں۔ اگر وُہ رجوع کرلیں۔ اور دوبارہ اپنے درمیان میاں بیوی جیسے تعلقات قائم کرلیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ طلاق کے متعلق جو تعلیم اسلام نے دی ہے وہ عین فطرت انسانی کے مطابق اور مرد و عورت دونوں کو مساوی حقوق دینے والی ہے۔ اس میں قطعاً یہ روا نہیں رکھا گیا۔ کہ کسی کے حقوق ضائع ہوں۞

غرض اسلام نے کوئی ایسا حکم نہیں دیا۔ جو بہت سی حکمتوں پر مبنی نہ ہو۔ اور جو کسی صورت میں ناقابل عمل ہو یا خلاف فطرت ہو۔ اسی لئے تو اسلام کی تعلیم ان تمام تعلیموں سے جو اس سے پہلے تھیں۔ افضل و اعلےٰ ہے۔ کہ اسلام نہ تو افراط کی طرف جھکا ہے۔ اور نہ تفریط کی طرف بلکہ اسلام کا راستہ درمیانی راستہ ہے۞

خاکسار شمس الدین جالندھری

چندہ خاص ایک ماہ کی آمد پہ چالیس فی صدی ادا کیا جائے

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو یہ بات ذہن نشین کرائی جاچکی ہے۔ کہ جن دوستوں نے گزشتہ تین سالوں میں پوری شرح سے چندہ خاص ادا نہیں کیا۔ ان سے ان کا بقایا وصول فرمائیں۔ اور جن دوستوں نے کچھ بھی ادا نہیں کیا۔ سال رواں میں ان کی ایک ماہ کی آمد پر چالیس فیصدی کے حساب سے چندہ خاص وصول کیا جائے افسوس ہے کہ عہدہ داروں نے اس طرف پوری توجہ نہیں فرمائی۔ جس کی وجہ سے سال رواں کے بجٹ چندہ خاص ۸۰۰۰۰ روپیہ میں سے اس وقت تک صرف ۱۰۸۶ کی رقم وصول ہوئی ہے۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے۔ کہ وہ چندہ خاص کی وصولی میں پوری کوشش فرمائیں۔ اور حسب توفیق دوستوں سے یکمشت یا قسط وار چندہ خاص وصول کرکے داخل خزانہ کریں۔

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سندھ

مولوی غلام احمد فرخ مبلغ سندھ نے محمود آباد و احمد آباد میں دو تبلیغی جلسے کئے جس میں پنجابی اور سکھ اصحاب شامل ہوئے۔ ہمارے مبلغ اور سید عباس علی صاحب نے تقریریں کیں۔ فرخ صاحب نے ۶۳ اشخاص کو پیغام حق پہونچایا۔ نیز چیلہ نہر کے علاقہ میں ایک قصبہ ہے جہاں سید آباد میں۔ یہاں لوگ احمدیوں کو اپنے گاؤں میں داخل نہیں ہونے دیتے تھے۔ مگر اب نفرت دور ہو چکی ہے اور تبلیغ آزادی سے سنتے ہیں۔

انبہ (ضلع شیخوپورہ)

سید لال شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ۹ اگست کو مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر بہ تقریب تحصیل چندہ پریس نشر و اشاعت تشریف لائے۔ صداقت احمدیت پر تقریر کی۔ اور دوسرے روز ایک لاہوری مولوی سے ڈیڑھ گھنٹہ اجرائے نبوت پر کامیاب مناظرہ کیا۔ جس کا مقامی جماعت پر بفضلہ تعالےٰ بہت اچھا اثر ہوا۔

سرینگر

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ان دنوں سرینگر میں ہیں۔ مسجد احمدیہ سرینگر کا ایک کمرہ مکمل ہو چکا ہے۔ پہلا جمعہ ۷۰ کے قریب احمدی احباب نے مولوی صاحب کی امامت میں پڑھا۔ مولوی صاحب موصوف نے یکم تا ۲۲ اگست ۱۴۵ طالبان حق کو پیغام احمدیت پہونچایا۔ تین تقریریں کیں۔ اکثر بیمار بغرض معالجہ مولوی صاحب سے ملنے آتے ہیں۔ اس طرح آپ روحانی و جسمانی علمان یعنے علم الابدان و علم الادیان ہر دو سے مخلوق کو مستفیض کر رہے ہیں۔ مقامی مولوی عبد الواحد صاحب۔ اور مولوی محمد دین صاحب آپ کے ہمراہ ہیں۔

بنگلور۔ جنوبی ہند

مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری ان دنوں احکام نظارت کے ماتحت بنگلور میں مقیم ہیں۔ آپ نے ۷ تا ۲۱ اگست ۳۱۵ میل سفر کیا۔ اور نواح میں تبلیغ و تربیت کا کام شروع کر دیا ہے۔ رسالہ ستیہ دوتن ملیالم کے لئے رحم کے مسئلہ پر ایک مضمون لکھا۔ خطبہ جمعہ میں جماعت کو وعظ کیا۔

آگرہ۔ صالح نگر

مولوی عبد المالک خانصاحب مبلغ متعینہ یو۔ پی نے مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے ہمراہ ساندھن و صالح نگر علاقہ ملکانہ کا سفر کیا۔ ناظر صاحب محترم نے دونوں جگہ دو تقریریں فرمائیں اور کام کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد مولوی عبد المالک خانصاحب نے اپنے مرکز میں آکر یکم اگست سے ۱۶ اگست پانچ تقریریں کیں۔ ان میں سے ایک کھتیو سبا فیکل سوسائٹی میں اور دوسری ٹریننگ کالج میں ہوئیں۔ جن کا حاضرین پر بہت اچھا اثر رہا۔ مولوی صاحب نے شکوہ آباد و فیروز آباد کا بھی دورہ کیا۔ اور چودہ افراد سے تبلیغی گفتگو کی۔

چک نمبر ۱۰ جنوبی ضلع سرگودہا

مولوی عبد الغفار صاحب مولوی فاضل مبلغ متعینہ لائل پور نے چک ۱۰ جنوبی کا دورہ کیا۔ اور پانچ روز تک وہاں رہ کر غیر احمدی کے اعتراضات کا روزانہ بعد عشا جواب دیتے رہے۔ احمدی عورتوں نے بھی تقاریر سنیں اور بچوں تک میں اللہ کے فضل سے نیا جوش ہے۔ جماعت کے دوست اب خود مرتدین و معترضین کے اعتراضات کا جواب دے سکتے ہیں۔ اور امید ہے کہ استقلال کے ساتھ تبلیغ ہوئی۔ تو تمام گاؤں احمدی ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔ یہاں ایک دوست محمد یوسف صاحب نام برادر زادہ مولوی غلام رسول وزیر آبادی ہیں وہ اخلاص اور جوش سے کام کر رہے ہیں

مہت پور ضلع ہوشیارپور

مولوی محمد یار صاحب عارف اور قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مہت پور ضلع ہوشیارپور کے جلسہ پر گئے۔ وہاں دو دن ۱۶-۱۷ اگست کو جلسہ ہوا۔ پہلے دن غیر احمدیوں کی حاضری بھی بہت تھی قاضی صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے اور مولوی عارف صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریریں کیں۔ اُسی دن شام کو غیر احمدیوں کے بلانے پر مولوی لال حسین بھی پہنچ گیا۔ شرائط مناظرہ کے متعلق ہر دو جماعتوں میں گفتگو ہوتی رہی۔ ہماری جماعت نے ان کی تمام باتیں قبول کر کے یہ ضروری شرط پیش کی۔ کہ مناظرہ تحریری و تقریری دونوں طریق سے ہو۔ لیکن غیر احمدی مولوی آخر تک تحریری مناظرہ سے گریز کرتا رہا۔ اس لئے شرائط مناظرہ طے نہ ہوئیں۔ اور سمجھدار لوگوں نے معلوم کر لیا۔ کہ مولوی لال حسین علمیت نہ ہونے کے باعث تحریری مناظرہ نہیں کر سکتا۔

۱۷ اگست کو چونکہ غیر احمدیوں نے جلسہ کیا۔ اس لئے ہمارے جلسہ میں پہلے دن کی نسبت غیر احمدی کم تھے۔ تاہم کافی لوگوں نے ہماری تقاریر سنیں۔ قاضی صاحب موصوف نے ایک گھنٹہ۔ اور مولوی عارف صاحب نے سوا دو گھنٹے صداقت احمدیت پر تقریریں کیں۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت پسند کی گئیں۔ رات کو جلسہ کر کے قاضی صاحب موصوف نے غیر احمدی مولوی کے اعتراضوں کے جواب میں تقریر کی۔

(مہتمم نشر و اشاعت)

انڈین پوسٹ اینڈ ٹیلیگرافس ڈیپارٹمنٹ

انڈین پوسٹس اینڈ ٹیلیگرافس ڈیپارٹمنٹ کی کچھ ماتحت ملازمتوں میں بھرتی کے لئے امتحان۔

پنجاب اور صوبہ سرحد سرکل میں انڈین پوسٹس اینڈ ٹیلیگرافس ڈیپارٹمنٹ کی تحت ملازمتوں میں بھرتی کے لئے دہلی۔ پنجاب اور سرحد صوبہ جات میں مختلف سنٹرز پر ۸ نومبر ۱۹۴۱ء کو ایک مقابلہ کا امتحان ہوگا پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور ہیڈ آفس کے نام ایک روپیہ جو کراسڈ انڈین پوسٹل آرڈر کی صورت میں ہوگی۔ فیس کے موصول ہونے پر مکمل تفاصیل متعلقہ امتحان۔ درخواست کی مجوزہ فارم کی کاپی۔ بھرتی کے رولز بھیجے جائیں گے۔ پوسٹیج ٹکٹیں یا منی آرڈر قبول نہیں کئے جائیں گے۔ امیدوار کی عمر امتحان کے دن تک ۲۱ سال سے زیادہ اور ۱۹ سال سے کم نہیں ہونی چاہئیے کسی بھی حالت میں عمر کی میعاد کی کمی بیشی کے سوال کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

امیدوار اسی سرکل کی حدود کے اندر مستقل طور پر رہائش کنندہ ہو اور یہ صرف ان جگہ کے ریونیو ڈویژن میں جہاں وہ رہائش پذیر ہیں نوکری کے لئے لئے جائینگے سرکل آفس ٹیلگراف آفس اور ڈویژنل انجنیئر ٹیلیگراف (صرف کلرک) کے دفاتر کی آسامیوں کیلئے رہائش پذیر کی ریونیو ڈویژن میں حصہ لینے کی پابندی نہیں ہوگی۔ اینگلو انڈین بھی بلحاظ رہائشی جگہ کے کسی بھی یونٹ میں بھرتی کے لئے حصہ لے سکتے ہیں۔

ڈیپارٹمنٹل ملازمین کے لڑکے اور ان پر انحصار رکھنے والے ان یونٹ میں جہاں ملازم ملازمت کرتا ہے۔ یا وہاں اس کی سابقہ ملازمت ہے تقرری کے لئے حصہ لے سکتے ہیں۔ کم از کم تعلیمی معیار جو ضروری ہے میٹریکولیشن یا اس کے برابر امتحان جو گورنمنٹ سے منظور شدہ ہو پاس ہو۔

درخواستیں صرف مجوزہ فارم پر ہی ٹائپ کی ہوئی اور ۸ ستمبر ۱۹۴۱ء سے پہلے یا اسی دن راقم الحروف کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں یا کوئی متعلقہ دستاویزات اس تاریخ کے بعد موصول ہوں گی پر غور نہیں کیا جائیگا۔

(۲) پسماندہ جماعتوں میں سے امیدواران جو مقررہ سٹنڈرڈ پر پورے اترتے ہیں کے ساتھ پوسٹ ماسٹر جنرل کی مرضی پر خاص ترجیحی سلوک کیا جائے گا۔ (۳) پوسٹس اینڈ ٹیلیگرافس ڈیپارٹمنٹ کی ملازمت میں داخلہ کے مطلب کیلئے کیمبرج جونیر لوکل امتحان انڈین یونیورسٹی کے میٹریکولیشن امتحان کے برابر سمجھا جائے گا۔

پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب اینڈ نارتھ ویسٹرن

مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر کی شاندار خدمت خلق

ایک گاؤں کی گندی گلیاں اور راستے صاف کئے گئے

مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر کا چھٹا وقار عمل خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۱۷ ماہ ظہور مطابق ۱۷ اگست بروز اتوار موضع محلہ نوا کالس منایا گیا۔ یہ گاؤں امرتسر سے دس میل کے فاصلہ پر جانب شمال اجنالہ - امرتسر سڑک پر واقع ہے۔ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر صبح ایک وفد کی صورت میں روانہ ہوئے۔ امیر قافلہ سید بہاول شاہ صاحب تھے۔ گاؤں کے معززین سے صفائی وغیرہ کے متعلق بات چیت ہوئی۔ گاؤں کی ایسی جگہیں دریافت کی گئیں جو صفائی طلب اور درستی کے قابل تھیں۔ اس کے بعد ٹوکریوں، کسیوں اور دیگر ضروری سامان کی فراہمی کی گئی گاؤں کے ہر طبقہ کے افراد کافی تعداد میں جمع ہو گئے۔ تکیہ والے برگد کے نیچے کھڑے ہو کر عہد نامہ دہرایا گیا۔ اس کے بعد لنگر لنگوٹے کس کر ہمراہی اہل دہ کام شروع کیا گیا۔ گاؤں کی جنوبی آبادی کے درمیانی حصہ میں بڑی گلی کے عین وسط میں جوہڑ کا پانی آمد و رفت میں حائل تھا۔ ہر آنے جانے والے کو زیر جامہ گھٹنوں سے اوپر اٹھا کر گذرنا پڑتا تھا۔ ممبران نے ایک بڑی کھائی کھود کر پل سا بنا دیا۔ اور قریبی مکان والے زمیندار کو سمجھا کر خشک راستہ نکلوا دیا گیا۔ گندی نالیاں اور موریاں جو کوڑا کرکٹ سے اٹی پڑی تھیں صاف کی گئیں۔ شمالی محلہ کی مسجد حنفیہ کے آگے کی گلی شکستہ اور خراب ہونے کی وجہ سے تعفن اور بدبو گندگی اور غلاظت سے ناقابل گذر تھی۔ بڑی محنت سے اس کو صاف کیا گیا۔ باشندگان دہ نے بسرکردگی مولوی محمد عبد اللہ صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سے درخواست کی کہ یہ گلی پختہ بنوا دی جائے۔ مجلس نے وعدہ کیا کہ آپ لوگ اینٹیں اور دیگر سامان مہیا کر کے مجلس کو اطلاع دیں۔ مجلس گلی کو پختہ بنا دے گی۔ راج مزدور وغیرہ کا سب کام ممبران خود سر انجام دیں گے۔ اس پر گاؤں والے بہت خوش ہوئے اور جماعت احمدیہ کی تنظیم اور نظام کار کی بہت تعریف کی۔ اس کے بعد وسطی حصہ صاف کیا گیا۔ خدام کیچڑ اور مٹی سے لت پت نالیوں کی گندگی نکال رہے تھے۔ سید بہاول شاہ صاحب نے ممبران کا تعارف کرایا۔ لوگ خدام کے بعض ممبران کی پوزیشن اور وجاہت سن کر اس قدر متاثر ہوئے کہ بعض کے رقت سے آنسو پھوٹ پڑے۔ ایک رستہ غلاظت سے اس قدر خراب ہو گیا تھا لوگ بڑی مشکل سے ناک بند کر کے گذرتے تھے۔ یہ راستہ صاف کیا گیا۔ فضلات کی جمع کر کے ایک گڑھے میں دبا دیا گیا۔ مغربی محلہ میں ایک نالی ہاتھوں سے صاف کی گئی جو درمیان سے نیچی تھی۔ اور پانی کا نکاس بند تھا۔ اور ملحقہ صحن میں پانی جمع ہو کر بدبودار ہو گیا تھا یہ تمام پانی نکال کر جگہ کو صاف کیا گیا۔ غربی محلہ کی مسجد اہلحدیث کے سقاوے - ٹونٹیاں اور دیگر حصص کو صاف کیا گیا۔ کئی ٹوکرے کوڑا نکالا گیا۔ تمام ممبران نے گلی موری اور گندی نالی کو بڑی محنت اور جانفشانی سے صاف کیا۔ اور مسجد کے کوئیں سے کئی بوکے پانی نکال کر نالی کو دھویا۔ لوگ ایک دوسرے کو شرم دلاتے تھے کہ دیکھو اس سخت دھوپ میں اور پسینہ سے شرابور ہو کر وہ کام جو آپ کو کرنا چاہئے تھا احمدی کر رہے ہیں۔ گاؤں کے کئی آدمی پہلے ہی ہمارے ساتھ مل کر کام کر رہے تھے لیکن اب تو اس شاندار نظارہ کو دیکھ کر اور لوگوں نے بھی کام میں شامل ہو کر ہمارا ہاتھ بٹایا ایک بجے کام ختم کیا گیا۔ ممبران نصف دائرہ کی صورت میں کھڑے ہو گئے گاؤں کے سینکڑوں پر گاؤں کے ساکنین (مرد و عورت) کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے خدام نے اپنا عہد نامہ دہرایا۔ اختتام پر قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک مختصر تقریر کی اہل دہ کے تعاون و امداد پر شکریہ ادا کیا اور مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض و غایت - فرائض وقار عمل کی تشریح اور ہاتھ سے کام کرنے کی خوبیاں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے احکام و ارشادات کی روشنی میں مجلس کی تشکیل کار کی تشریح و تفصیل حاضرین اور سامعین کے ذہن نشین کی گئی سارے مجمع سمیت دعا کی گئی۔ پھر مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران اور اہل دہ تکیہ والے برگد کے درخت کے نیچے پہنچے۔ جہاں پر ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں چوہدری غلام محمد صاحب - بابو نذیر احمد صاحب نے "فلسفہ حیات" پر بیس منٹ تقریر کی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی روشنی میں ابدی حیات اور دکھوں سے نجات پانے کے طریق بیان کئے۔ اختتام تقریر پر قائد صاحب نے (پندرہ منٹ) اس مسئلہ کو وضاحت کے ساتھ حاضرین کے سامنے پیش کیا اور بتایا کہ مال دولت اولاد جاہ و حشمت کوئی چیز بھی حقیقی اطمینان قلب انسان کے اندر پیدا نہیں کرتی۔ سوائے ذکر الٰہی کے اور ذکر الٰہی بغیر امام وقت کی متابعت کے حاصل ہونا مشکل ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کو امام الزمان کے سلسلہ میں شامل ہو کر خدا کے فضلوں کا وارث بننا چاہئے۔ مولوی محمد احمد صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم احادیث نبویہ اور اقوال سلف صالحین و کتب حضرت اقدس علیہ السلام سے معیار صداقت پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ حضرت مرزا صاحب ہی اس زمانہ میں امام الزمان مہدی دوران اور نبی وقت ہیں۔ چوہدری عباد اللہ صاحب گیانی مبلغ جماعت احمدیہ نے "فضائل اسلام از روئے غیر مسلم تحریر و کلام" پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ آپ نے نہایت دلچسپ پیرائے میں اس مضمون کو بیان کیا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے طفیل قادیان میں مذہبی ریسرچ اور مختلف علوم و السنہ کے دریا بہہ رہے ہیں۔ دنیا کی مختلف زبانوں کے جاننے والے علماء، فضلاء سرزمین قادیان میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے فریضہ کو سر انجام دینے کے لئے شب و روز کمر بستہ اور اپنے واجب الاطاعت امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دنیا و جہاں کے دور دراز مقامات و ممالک میں سمندروں کا سینہ چیرتے ہوئے اور پہاڑوں کی چھاتیوں کو روندتے ہوئے پہنچے ہیں گاؤں کے معززین نے کہا کہ ہمارے علماء جماعت احمدیہ اور بانئے سلسلہ کے خلاف وقتاً فوقتاً ہمارے کانوں میں اعتراضات اور شکوک و شبہات ڈالتے رہتے ہیں آپ کسی جلسہ میں امور مستفسرہ پر روشنی ڈالیں۔ اس پر باری باری سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا۔ پانچ آدمیوں نے احادیث و مسئلہ ختم نبوت - رمضان میں چاند سورج کو گرہن شق القمر کے معجزہ کا اعادہ وغیرہ کے متعلق سوالات و اعتراضات کئے۔ جن کے شافی و کافی جوابات دیئے گئے۔ ڈیڑھ گھنٹہ یہ دلچسپ سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ جوابات سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ آخیر پر صاحب صدر نے تمام گاؤں والوں کے حسن سلوک امداد و عملی تعاون جلسہ کی کامیابی میں مساعی کا شکریہ ادا کیا۔ دعا پر ۵ بجے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا پھر مسجد میں بٹھا کر معززین دہ نے جملہ ارکان وفد کو کھانا کھلایا۔ نماز ظہر و عصر جمع کر کے ادا کی گئی اور ممبران رات کو آٹھ بجے واپس امرتسر پہنچ گئے۔

خاکسار:- محمد اسحٰق بقاپوری جنرل سکرٹری مجلس امرتسر

سب اسسٹنٹ سرجن کی فوری ضرورت

ایک سرکاری محکمہ میں ایک مستقل اسامی کے لئے ایک سب اسسٹنٹ سرجن کی فوری ضرورت ہے تنخواہ ۵۰/- روپے ماہوار ہو گی۔ خواہشمند احباب درخواستیں مقامی عہدیداران کی تصدیق کے ساتھ نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ سب اسسٹنٹ

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان احباب کے اسماء کی فہرست درج ہے، جنکا چندہ "الفضل" ۲۰ ستمبر ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ تمام احباب اچھی طرح نوٹ فرمالیں۔ کہ اگر ان کی طرف سے ۱۰ ستمبر ۱۹۴۱ء تک چندہ وصول نہ ہُوا یا ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع نہ پہنچی۔ تو ان کے نام گیارہ ستمبر کو دی۔ پی کر دیئے جائیں گے۔ ہم دوستوں کی خدمت میں بارہا بعد منت دسماجت عرض کر چکے ہیں۔ کہ اگر دی۔ پی وصول نہ کرنا ہو۔ تو دفتر کو قبل از وقت اطلاع دیدی جائے۔ تا دفتر دی۔ پی کے خرچ سے بچ جائے۔ لیکن افسوس بعض احباب پر ہماری التجاؤں کا کوئی اثر نہیں۔ وہ نہ خط لکھیں گے۔ نہ بر وقت ادائیگی کریں گے۔ اور جب دی۔ پی جائیگا تو اسے بھی وصول نہ کریں گے۔ لیکن اگر اس کے نتیجہ میں پرچہ روک دیا جائے۔ تو پھر گلہ شکوہ کا باب کھولدینگے موجودہ حالت میں یہ باتیں قطعًا ناقابل برداشت ہیں۔ کیا ایسے احباب خدارا اس طریق عمل کو ترک نہ فرمائیگے۔ مینیجر

۱۴۸۵۸ - محمد شفیع صاحب
۱۴۸۷۶ - عبدالحمید صاحب
۱۴۸۸۰ - ملک بہادر خاں صاحب
۱۴۸۸۸ - چودہری غلام احمد صاحب
۱۴۸۹۵ - ایم موسے صاحب
۱۴۹۰۳ - سید سعید احمد صاحب
۱۴۹۴۹ - چودہری نقیر اللہ خانصاحب
۱۴۹۸۲ - عبدالکریم صاحب
۱۴۹۸۷ - محمد احمد صاحب
۱۴۹۹۶ - محمد اشرف صاحب
۱۵۰۱۴ - سکریٹری صاحب
۱۵۰۱۵ - سید محمد حسین صاحب
۱۵۰۲۴ - ڈاکٹر منیر احمد صاحب
۱۵۰۲۹ - محمد شفیع صاحب
۱۵۰۳۵ - نسل [?] صاحب
۱۵۰۳۷ - محمد شریف صاحب
۱۵۰۵۰ - ریحانہ بنت ظریف
۱۵۰۶۹ - میاں چراغدین صاحب
۱۵۰۹۷ - ایوب شاہ صاحب
۱۵۱۱۰ - ایم محمد حسین صاحب
۱۵۱۹۳ - میر ضیاء اللہ صاحب
۱۵۱۹۸ - عبدالمالک صاحب
۱۵۲۰۶ - شیخ عبدالغنی صاحب
۱۵۲۱۲ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۵۲۱۸ - خواجہ عبدالرحمن صاحب
۱۵۲۳۰ - سید رسول شاہ صاحب
۱۵۲۳۵ - شیخ عبدالرشید صاحب
۱۵۲۵۰ - چوہدری سلطان علی صاحب
۱۵۲۷۵ - مبارک احمد خان صاحب
۱۵۲۸۲ - بابو محمد حنیف صاحب
۱۵۲۸۶ - قریشی شجاع اللہ صاحب
۱۵۲۸۹ - بابو سراج الدین صاحب
۱۵۲۹۷ - اہلیہ صاحبہ احمد صاحب
۱۵۳۰۴ - صفدر جنگ صاحب
۱۵۳۲۰ - اکبر محمود صاحب
۱۵۳۳۳ - محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۳۴۳ - عباس علی شاہ صاحب
۱۵۳۵۹ - حکیم عبدالحمید خان صاحب
۱۵۳۶۱ - محمد اسماعیل صاحب
۱۵۳۷۷ - شیخ محمد احمد صاحب
۱۵۳۷۹ - محمد اعظم صاحب
۱۵۳۸۵ - محمد حسین صاحب
۱۵۳۹۰ - مبارک احمد خانصاحب
۱۵۳۹۴ - حکیم شاہ محمد صاحب
۱۵۴۰۴ - راجہ بشیر الدین احمد صاحب
۱۵۴۱۰ - چوہدری محمد نواز صاحب
۱۵۴۲۴ - محمد حسین صاحب
۱۵۴۶۳ - حیدر علی صاحب
۱۵۴۷۰ - ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب
۱۵۴۷۱ - ڈاکٹر غلام احمد صاحب
۱۵۴۸۳ - بابو اکبر علی صاحب
۱۵۴۸۸ - صوبیدار ملک حبیب اللہ صاحب
۱۵۴۹۸ - سید محمد محسن صاحب
۱۵۵۰۰ - بابو محمد نصیب صاحب
۱۵۵۰۲ - سکریٹری انجمن احمدیہ
۱۵۵۳۰ - خان محمد افضل صاحب
۱۵۵۳۷ - علی بن عبدالقادر صاحب
۱۵۵۴۲ - چوہدری شریف احمد صاحب
۱۵۵۴۸ - منشی نذیر احمد صاحب
۱۵۵۵۳ - مجید اختر صاحب
۱۵۵۵۵ - چودہری سراج الدین صاحب
۱۵۵۶۴ - سید مہدی حسین شاہ صاحب
۱۵۵۷۰ - مرزا محمد عظیم صاحب
۱۵۵۷۵ - چودہری فضل الرحمن صاحب
۱۵۵۷۹ - " غلام نبی صاحب
۱۵۵۸۰ - مولوی عبدالرحمن صاحب
۱۵۵۸۷ - شیخ بشیر الدین صاحب
۱۵۵۸۹ - منظور الحق صاحب
۱۵۵۹۰ - حکیم ماسٹر عبدالرحمن صاحب
۱۵۵۹۱ - چوہدری محمد نقی صاحب
۱۵۵۹۹ - قریشی محمد اقبال صاحب
۱۵۶۱۰ - چوہدری ریاض الدین صاحب
۱۵۶۱۲ - بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب
۱۵۶۱۵ - عبدالسلام صاحب
۱۵۶۳۵ - محمد شفیع صاحب
۱۵۶۳۸ - سکریٹری صاحب
۱۵۶۴۶ - محمد عبداللہ صاحب
۱۵۶۵۱ - چوہدری غلام قادر صاحب
۱۵۶۵۷ - ظہیر احمد صاحب
۱۵۶۵۹ - محمد اقبال صاحب
۱۵۶۶۱ - سردار کریم نواز صاحب
۱۵۶۶۴ - دی انجمن احمدیہ
۱۵۶۶۵ - ایس۔ ایف فیضی صاحب
۱۵۶۶۷ - عبدالجلیل صاحب
۱۵۶۶۹ - ڈاکٹر ایم۔ این احمد صاحب
۱۵۶۷۰ - حکیم احمد حسن صاحب
۱۵۶۷۵ - سید عبدالرشید صاحب
۱۵۶۷۸ - مولوی محمد یوسف صاحب
۱۵۶۸۳ - چودہری باغ دین صاحب
۱۵۶۸۹ - محمد یوسف صاحب
۱۵۶۹۵ - نظام الدین صاحب
۱۵۶۹۷ - محمد حسین صاحب
۱۵۷۰۲ - منشی محمد سلیم صاحب
۱۵۷۰۳ - محمد ہاشم خانصاحب
۱۵۷۰۸ - ملک فضل احمد صاحب
۱۵۷۲۴ - میاں عبدالرشید صاحب
۱۵۷۲۶ - معین الدین صاحب
۱۵۷۳۰ - فتح محمد صاحب
۱۵۷۳۱ - لائبریرین صاحب
۱۵۷۳۲ - منشی خلیل الرحمن صاحب
۱۵۷۴۱ - ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
۱۵۷۴۲ - ا۔ ے۔ آر پاپا
۱۵۷۴۳ - عبدالرحیم صاحب
۱۵۷۴۶ - عبدالرشید صاحب
۱۵۷۶۰ - عبدالحمید صاحب
۱۵۷۶۱ - صوفی رحیم بخش صاحب
۱۵۷۷۱ - حکیم محمد عبداللہ صاحب
۱۵۷۷۳ - چودہری سلطان احمد صاحب
۱۵۷۷۵ - خانصاحب شیخ جلال الدین صاحب
۱۵۷۷۶ - نجانہ [?] بابو محمد ابراہیم صاحب
۱۵۷۷۷ - الٰہی بخش صاحب
۱۵۷۸۹ - مرزا عبداللطیف صاحب
۱۵۷۹۳ - سید غلام صفدر صاحب
۱۵۷۹۴ - محمد جان خانصاحب
۱۵۷۹۹ - مرزا سیف اللہ خانصاحب
۱۵۸۰۰ - خواجہ عنایت اللہ صاحب
۱۵۸۰۶ - سید احمد زمان شاہ صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۷ اگست برطانی سفیر مقیم طہران نے آج پھر شاہ ایران سے ملاقات کی۔ امید ہے کہ شاہ ایران کے ساتھ پُرامن تصفیہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ایران نے روس اور برطانیہ کے ساتھ اپنے ڈپلومیٹک تعلقات تاحال منقطع نہیں کئے۔

قاہرہ ۲۷ اگست برطانیہ نے ایران سے جرمن ایجنٹوں کے نکالے جانے کا جو مطالبہ کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں سابق شاہ افغانستان امان اللہ خان کو ان کے سٹاف سمیت طہران سے نکال دیا گیا ہے۔ اور اب وہ واپس روم چلے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۷ اگست کہا جاتا ہے کہ جرمنی نے حکومت ترکی سے درخواست کی ہے۔ کہ ایران میں مقیم جرمن عورتوں اور بچوں کو اپنے ملک میں سے گذرنے کی اجازت دے۔ ترکی نے ابھی اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

شملہ ۲۷ اگست ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ۵ ار ستمبر سے ہندوستان کی ٹیرٹوریل فورس جنگ کے عرصہ کے لئے عملی طور پر ختم ہو جائے گی۔ اور اس کا کثیر حصہ باقاعدہ فوج میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اگرچہ کاغذات میں اس فورس کے دستوں کے نام موجود رہیں گے۔

لنڈن ۲۷ اگست وشی سے ایک ہسپانوی اخبار کے نامہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ گذشتہ چند روز میں غیر مقبوضہ فرانس میں سے دس ہزار اور مقبوضہ میں سے چالیس ہزار فرانسیسی اس الزام میں گرفتار کئے جا چکے ہیں کہ وہ فرانس کی ریلوں کو نقصان پہنچا کر جرمنی کی جنگی سرگرمیوں میں روک ڈالنا چاہتے تھے۔

بمبئی ۲۷ اگست پونا کے ایک میڈیکل ریکروٹنگ افسر کیپٹن ایس ایس آپٹے بمبئی جا رہے تھے۔ کہ سیکنڈ کلاس کے ڈبہ میں کسی نے انہیں خطرناک طور پر مجروح کر دیا۔ اور وہ ہسپتال میں جا کر مر گئے۔

واشنگٹن ۲۷ اگست امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کی رائے ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ ٹوکیو اور وشی دونوں کی حرکات پر کڑی نگاہ رکھ رہی ہے۔ اگر ان میں سے کسی نے کوئی ایسا قدم اٹھایا جس سے جنگ کے پھیلنے کا اندیشہ ہوا۔ تو امریکہ فوری اقدام سے دریغ نہیں کریگا

لنڈن ۲۷ اگست رومانیہ کے ایک انسپکٹر جنرل کو اس لئے گولی سے اڑا دیا گیا ہے کہ اس نے رومانوی فوجوں کے دریائے نیپر کے پار بھیجنے کی مخالفت کی تھی اس سلسلہ میں بارہ اور جرنیل بھی مستعفی ہو گئے ہیں۔

شملہ ۲۸ اگست سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایران میں عام لام بندی کا حکم دیئے جانے کی جو خبر آئی تھی۔ وہ صحیح معلوم نہیں ہوتی۔ شاہ ایران سے برطانی سفیر کی ملاقات اور جرمنوں کو ملک سے نکال دینے پر شاہ کی آمادگی کی خبر پہلے آ چکی ہے۔ اس کے بعد عام لام بندی کی خبر صحیح معلوم نہیں ہوتی۔ برطانی اور روسی فوجیں سارے مورچہ پر مضبوط ارادہ اور تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔ برطانی دستوں نے خرم شاہ میں مخالف فوج کا صفایا کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ آبادان میں بھی اب امن ہے۔ وہاں کے لوگ برطانی فوجوں کی آمد پر خوش ہیں۔ ہمارے اگن بوٹ اب دریائے کارون میں اوپر کی طرف جا رہے ہیں۔ چونکہ بندر شاہ پور سے آٹھ میل دور مقیم برطانی لوگوں کو قید کرنے کی دھمکی دی گئی تھی۔ اس لئے بندر شاہ پور میں کچھ اور دستے اتارے گئے ہیں۔ جو دستے خانقین سے بڑھ رہے تھے۔ وہ شاہ آباد پر قابض ہو چکے ہیں۔ گیلان کی چٹانوں پر دو ہزار ایرانی فوج جمع تھی۔ جسے بھگا دیا گیا۔ کاکیشس کی طرف سے جو روسی فوج بڑھ رہی تھی۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ وہ اپنی سرحد سے سو میل تک بڑھ چکی ہے۔

لنڈن ۲۸ اگست جرمنی نے ایران میں مقیم جرمنوں کے متعلق ترکی سے گذرنے کی اجازت مانگی ہے امید ہے کہ جس طرح شام اور عراق سے نکلنے والے جرمنوں کو گذرنے کی اس نے اجازت دیدی تھی۔ اب بھی دیدے گا۔ لیکن ایران سے ایک ہی سڑک ترکی کو جاتی ہے۔ جس پر اب روسی قابض ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۲۸ اگست آج کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ لینن گریڈ کے مورچہ پر برابر لڑائی ہو رہی ہے جرمنوں کا دعویٰ ہے کہ لینن گریڈ ماسکو ریلوے تک وہ پہنچ چکے ہیں۔ اور ریگا ماسکو ریلوے کے ایک اہم جنکشن پر بھی قبضہ کر چکے ہیں۔ مگر ماسکو کے اعلان میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ گومیل کے آس پاس روسی اعلان کے مطابق جرمنوں کے اسی ہزار سپاہی دو سو ٹینک اور بہت سا دیگر سامان ضائع ہوا۔

لنڈن ۲۸ اگست آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ برطانی اور آسٹریلوی دونو حکومتیں اس پر رضامند ہو گئی ہیں۔ کہ لنڈن میں آسٹریلیا کے وزیر اعظم کی بجائے کوئی اور نمائندہ رہ سکے۔

واشنگٹن ۲۸ اگست جاپان کے سفیر نے آج پریذیڈنٹ روزویلٹ سے ملاقات کی۔ ابھی معلوم نہیں ہوا کہ اس نے اپنی حکومت کی کوئی چٹھی پیش کی یا نہیں۔

شملہ ۲۸ اگست آج طہران ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ ایران میں محمد علی فروغی کے ماتحت ایک نئی گورنمنٹ بنائی گئی ہے۔ جس نے ایرانی فوجوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ برطانوی اور روسی فوجوں کا مقابلہ بند کر دیں۔ ایرانی پارلیمنٹ نے یکزبان ہو کر نئی گورنمنٹ پر اعتماد کا اظہار کیا ہے اور وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ نئی گورنمنٹ دوسرے ممالک بالخصوص ہمسایہ ملکوں سے دوستی رکھے گی۔

شملہ ۲۸ اگست کل خبر آئی تھی کہ شاہ ایران نے وعدہ کیا ہے کہ ایران سے تمام جرمنوں کو نکال دیا جائے گا۔ صرف چند جرمن مستریوں کو اس وقت تک رہنے دیا جائے گا جب تک ان کی جگہ نئے مستری نہیں مل جاتے۔ اس پر لنڈن کے سرکاری حلقوں میں کہا جا رہا ہے کہ برطانیہ اور روس کو پوری طرح تسلی ہو جانی چاہیئے کہ نازیوں سے ایران کو جو خطرہ تھا وہ دور ہو گیا ہے۔ "لنڈن ٹائمز" لکھتا ہے ایران سے سمجھوتہ کی پہلی شرط ہی یہ ہونی چاہیئے۔ کہ جن نازیوں کی وجہ سے برطانیہ اور روس کو فوجی کارروائی کرنی پڑی ہے ان کو نگرانی میں رکھا جائے اسی طرح دونوں حکومتیں چاہتی ہیں کہ ایران سے تیل کی سپلائی ہوتی رہے اس کے متعلق بھی ایرانی گورنمنٹ سے ٹھوس فوجی گارنٹی لینی ضروری ہے۔

لنڈن ۲۸ اگست موسیو لاوال پر کل پیرس کے قریب کسی نے گولی چلا دی ان کی حالت سخت نازک بتائی جاتی ہے آج جرمن براڈ کاسٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان کی چھاتی میں دو گولیاں لگی ہیں جن میں سے ابھی تک ایک بھی نکالی نہیں جا سکی۔

لنڈن ۲۸ اگست کل جنرل ڈیگال نے ایک تقریر میں بتایا کہ آزاد فرانسیسی فوجوں کی تعداد گذشتہ ۹ ماہ میں ۳۵ ہزار سے بڑھ کر ۶۰ ہزار ہو گئی ہے اسی طرح پہلے اس کے پاس صرف ساٹھ جہاز تھے۔ مگر اب ان کی تعداد ایک سو تک پہنچ گئی ہے۔

بمبئی ۲۸ اگست گورنر بمبئی نے آج بلگام میں تقریر کرتے ہوئے مشرق وسطیٰ کی لڑائیوں میں ہندوستانیوں نے جو کامیاب حصہ لیا ہے اس کا ذکر کیا اور کہا اگرچہ لڑائی میں کئی بار ناکامی ہوئی۔ مگر مصر اور مشرقی افریقہ میں جو شاندار کامیابی ہوئی ہے اس میں زیادہ تر ہاتھ ہندوستانی سپاہیوں کا ہے سوڈان اور اریٹریا کی لڑائیوں میں مرہٹہ سپاہیوں نے خاص طور پر حصہ لیا۔

لنڈن ۲۸ اگست جرمنوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے دریائے نیپر کے نچلے حصہ کو ایک جگہ سے پار کر لیا ہے مگر ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی